نور افشان

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ
حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے
قیمت سالیانہ مع محصول عہ

نمبر ۱۹ - جلد ۱۰
لودیانہ ۱۱ مئی ۱۸۸۲ء
قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

امیر کابل نے ایوب خان کے خوف سے ہرات پر ایک خاص فوج تعینات کر دی ہے = ایوبخان سے جو افغانی سردار خط و کتابت رکھتے ہیں وے اب امیر کے علانیہ دشمن ہو گئے ہیں = روس کی فوج کا وہ دستہ جو بخارا میں تھا اب ترکستان کی طرف روانہ ہوا ہے = میر بچہ نے گورنمنٹ سے پنشن کی درخواست کی ہے = روسی پیشقدمی کے خیال سے فوج انگریزی جو کوئٹہ میں ہے ابھی ہندوستان کی طرف نہیں آئیگی = جنرل فرامرز خان ہرات کا جنگی لاٹ مقرر کیا گیا ہے = مجیب الدین تحصیلدار جہلم بجرم رشوت ستانی ۳ سال قید اور ۵ ہزار روپیہ جرمانہ کا سزایاب ہوا = شاہ ایران نے قطعی حکم جاری کر دیا ہے کہ حدود ایران سے غلہ ہرگز باہر نہ جاوے = انگلستان میں ملکہ معظمہ کی سالگرہ ۳ جون کو کیجاوے گی اور ہندوستان میں ۲۴ مئی کو = فارس کے مغرب کی جانب وبا کے آثار نمودار ہیں = سفارت برہما ۲۰ اپریل کو شملہ میں داخل ہوگئی ہے = پنجاب گزٹ میں شایع ہوا ہے کہ فوجی تخفیف پر یکم جولائی سے عمل درآمد ہوگا = گورنمنٹ آف انڈیا میں غور ہو رہی ہے کہ دیوانی کی جو تعطیلات عدالتوں میں دیجاتی ہیں انکو کم کر دیا جاوے = پشاور تک ریل ۱۱ مئی سے جاری ہو جاوے گی = امیر عبدالرحمان خان نے اپنے وکیل کو جو آجکل شملہ میں ہے لکھا ہے کہ بہت جلد مری باتوں کا جواب لیکر کابل میں پہونچو = مین سے خبر آئی

ہے کہ امن ہوتا جاتا ہے = روسی قافلہ عاشق آباد سے مرو میں داخل ہو گیا ہے = تقی ترکمانوں نے روسیوں کی اطاعت قبول کر لی ہے = اٹلی اور روم میں ایک جدید معاہدہ بطور دوستانہ تحریر ہونیوالا ہے = سلطان روم کے پاس زار روس کی طرف سے مراسلہ آیا ہے کہ اگر تاوان جنگ کے دینے میں دیری کرو گے تو بہت جلد معہ سود بزور شمشیر لیا جاویگا = فوج اسٹریا اور باغیوں کے درمیان جنگ ہوا طرفین سے بہت سپاہی کام آئے = جنیوا میں ۴۰ لاکھ روپیہ کا کاغذ سالانہ تیار ہوتا ہے = افغانستان کا جغرافیہ سررشتہ خبر رسانی میں تیار ہو رہا ہے = جاپان میں روپیہ کم دستیاب ہوتا ہے اور نوٹ بکثرت = کابل کا جیل خانہ کثرت بارش سے جو غیر معمولی ہوئی ہے گر گیا اور ۵۰ قیدی دبکر مر گئے = روسیوں نے اپنا وکیل لنڈن سے بلا لیا ہے = سرد وار میں ایک ہیضہ پھر پھوٹ نکلا = غبارہ کے ذریعہ سے ایک انگریز ۳۰ گھنٹہ میں ۱۱۵۰ میل طے کر گیا = سلطان مسقط اور انکے چچازاد بھائی ابراہیم میں جنگ ہوئی = احمد عربی پاشا کے قتل کی سازش طشت از بام ہوگئی = اسٹریلیا کی حکمت عملی میں آجکل بالکل خاموشی ہے = ایک ارمنی سفیر کو شاہ برہما نے نظر بند کر رکھا ہے = مصر کی حالت کو ابھی تک تنزلزل ہے اور کسی قسم کا استحکام نہیں ہے = شملہ میں حضور گورنر جنرل کشور ہند نے ۲ مئی کو سفارت برہما سے ملاقات کی = کابل کے چند سردار آجکل راولپنڈی میں مقیم ہیں = لنڈن کا سفیر جو قسطنطنیہ میں موجود ہے وہ چاہتا ہے کہ بلا رنجش روم کے ذمہ سے تاوان جنگ ادا ہو جاوے = آیرلینڈ کیواسطے جو

قانون لنڈن میں تیار ہوا تھا اسکو ایرلنڈ والوں نے منظور نہیں کیا = پشاور میں جو افغانی آتے ہیں امیر کے ظلموں کے بہت شاکی پائے جاتے ہیں = جلال آباد کے حاکم کے پاس شمالی افغانستان کے سرداروں نے ایک خط بھیجا ہے جسمیں لکھا ہے کہ اگر تم امارت کابل کی خواہش رکھتے ہو تو ہم بہت جلد تم کو امیر بنا سکتے ہیں = قندھار کے سردار بظاہر امیر کابل کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں مگر در پردہ تمام سوار ایوب خان کا دم بھرتے ہیں = خبر ہے کہ والئے خیرپور سندھ کا فرزند بھی بیمار ہے = سوڈان میں ایک شخص نے دعویٰ کیا ہے کہ امام مہدی میں ہوں چنانچہ اُسکے ہمراہیوں نے مصر کی فوج کا مقابلہ بھی کیا ہے = خبر آئی ہے کہ ایرلنڈ والوں نے دو افسر جو بڑے بھارے سلطنت انگلشیہ کے رکن تھے قتل کر ڈالے = چین والوں نے ارادہ کیا ہے کہ افیون کی تجارت کو بالکل بند کر دینا چاہیے = تبت میں جو ایک پادری صاحب قتل کئے گئے تھے اُن کے قاتل گرفتار ہو گئے ہیں = دیانند سرستی اور کرنل الکاٹ صاحب کے درمیان ناچاقی ہو گئی ہے = لاہور میں اب یہہ چرچا ہو رہا ہے کہ تمام ہندوستان میں بجائے زبان اُردو کے ہندی زبان اور ہندی کی تحریر کا رواج ہونا چاہیے = تجویز ہو رہی ہے کہ ریل گاڑی میں ہوا کا ذخیرہ جمع کیا جاوے تاکہ مسافروں کو ایام گرما میں تکلیف نہ ہو = ولایت کے مشہور فلاسفر ڈارون صاحب کا انتقال ہو گیا = ۴ لاکھ ۳ ہزار روپیہ پر بنگال گورنمنٹ نے کلکتہ کا آہنی کارخانہ خرید کیا = قیصر ہند کو گرمی سے بچنے کی بیماری کے دنوں میں پانچ ہزار سے زیادہ خطوط پہنچے =

نورافشاں

——— انڈین سنڈے سکول مینول ہماری نظر سے گذرا یہہ نادر نسخہ جناب پادری ٹی۔ جے سکاٹ صاحب ڈی۔ ڈی کی جو سپرنٹنڈنٹ پبلیکیشن میتھوڈسٹ ایپسکوپل مشن بریلی کے مشہور و معروف پادری ہیں تصنیف ہے۔ پادری صاحب کی تصانیف بلحاظ تجربہ و علم و نیچری فلاسفی اور تواریخی حقیقتوں پر مبنی ہونے کے بڑی قدر والی ہیں۔ یہہ کتاب ۱۴ فصلوں پر مشتمل ہے۔ اور سنڈے سکول کے حالات اور بند و بست اور ضروریات کے بارے میں کامل کیا بلکہ اکمل ہونیکا دعوی رکھتی ہے۔ اس طرز اور ڈھنگ سے ترتیب دیگئی ہے کہ کوئی امر باقی نہیں رہا ہے جسکا اسمیں کما حقہ بیان نہو۔ باوجود عام فہم ہونے کے عالمانہ تحقیقات پر مملو ہے۔ اس کتاب کے آخر میں ایک نقشہ ہے جسمیں دنیا بھر کے سنڈے سکولوں۔ معلموں۔ اور متعلموں کی تعداد مطابق رپورٹ ۱۸۸۸ء مرقوم ہے۔ حسب حال کہ یہہ کتاب خاصکر ہندوستان کے سنڈے سکولوں کے لئے تصنیف کیگئی ہے اور اس میں وہ امور مرقوم ہیں جو اس ملک کے لئے نہایت ہی مفید ہیں تو ضرور ہے کہ ہر ایک سنڈے سکول کا سپرنٹنڈنٹ اور اُسکے معلم اس کتاب کا مطالعہ کریں +

اگر مصنف صاحب جیسا کہ اپنے دیباچہ میں ارقام فرماتے ہیں اُسکا اُردو ترجمہ (رومن کیریکٹر کے علاوہ بحروف فارسی) جلد شایع کردیں تو بہتوں کے لئے جو انگریزی سے ناواقف ہیں بہت ہی مفید ہوگا +

——— ناظرین نورافشاں کو بخوبی یاد ہوگا کہ ہم وقتاً فوقتاً اپنے اڈیٹوریل نوٹوں میں کہتے چلے آئے ہیں کہ الکاٹ صاحب دھوکے کی ٹٹی میں شکار کرنے میں اُنہوں نے جو پنڈت دیانند سرستی کو اپنا پیت کیا بلکہ وقت کا گرو بنالیا تھا سو دنیوی اغراض سے خالی نہ تھا۔ ادھر پنڈت جی بھولے نہیں جانتے تھے کہ ہمارے شاگرد امریکہ کے ذی علم اور تعلیم یافتہ ہو گئے ہیں ہماری توقیر بڑھجائیگی ہندوستان کے اکثر باشندے ہماری مانینگے۔ سو دونوں کے دونوں اپنی دنیوی غرض کو پیش نظر رکھکر ایک دوسرے سے برتاؤ سلوک رکھتے رہے۔ ادھر امریکاہی چھپے چھپے اپنا داؤں کھیلا کئے ادھر ہندوستانی اپنا شکار کیا کئے۔ مگر کاٹھ کی ہنڈیا کب تک چڑھتی ہے اب دونوں میں دشمنی ہوگئی ہے امریکانی نے تو اپنی غرض پوری کرکے جٹ دوسرے سے یارانہ لگالیا ہے۔ اب بودھ بن گئے اسپر اکتفا نہ کیا آتش پرستی کی محبت میں سرگرم ہوئے +

ہم یہہ بھی کہتے آئے ہیں کہ زمانہ آپ اسکی حقیقت کو ظاہر کر دکھلائیگا اور دونوں کی قلعی خوب کھل جائیگی۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصے میں یہہ خود بے بوراتجاوکا پردا اُٹھگیا ہے۔ اور پنڈت جی اشتہار جاری کررہے ہیں کہ یہہ لوگ جادوگر فریبی مکار جھوٹے ہیں۔ ادھر الکاٹ صاحب مشہور کررہے ہیں کہ دیانند کو جوگ کا علم کیا ایک حرف تک نہیں آتا ہے اور یہہ نہایت خود غرض معروف لامع ہیں۔ صرف مسیحی ہی نہیں بلکہ اہل ہنود بھی اس امر کے قایل ہیں اور وقتاً فوقتاً اپنی رائے بھی ظاہر کرتے ہیں کہ یہہ معاملہ ہرگز ہرگز راستی پر مبنی نہ تھا چنانچہ آریہ درپن (جو خود آریہ لوگونکا اخبار ہے) میں لکھا ہے کہ چاہے لوگ خوش ہوں یا نہ خوش اصل حال تو یہہ ہے کہ دونو (پنڈت دیانند اور مسٹر الکاٹ) کی غرض خود غرضی پر مبنی تھی جب تک ایک کو دوسرے سے مدد کی توقع رہی معاملہ و باڑھکا رہا جب بقیت خود غرضی کی آگ بڑھک اُٹھی فوراً سب قلعی کھل گئی +

ناظرین نورافشاں کو یہہ بھی یاد ہوگا کہ یہہ وہی الکاٹ صاحب ہیں جو مسیحی پادریوں پر خود غرضی کا الزام لگاتے تھے لیکن اب تجربہ سے معلوم ہوگیا ہے کہ آپ ہی پہلے درجے کے خود غرض ہیں۔ قاعدہ کی بات ہے کہ جیسا انسان آپ ہوتا ہے ویسا ہی اُسکو جہان نظر آتا ہے۔ اے ناظرین ذرا خیال تو کرو کہ یہہ نیا مذہب کسقدر دنیوی دانائی۔ علم۔ تجربہ وغیرہ وغیرہ پر مبنی تھا۔ کہاں تک اُسکے بانی گھمنڈ کیا کرتے تھے مگر انجام کیا ہوا؟ کچھ تعجب کی بات نہیں ہے ہر ایک دنیوی چیز کو بقا نہیں ہے چنانچہ یہہ مذہب بھی گذر گیا۔ اور کیا اس مذہب نے آپ ہی خودکشی نہیں کی ہے۔ اب مسیحی مذہب کی طرف متوجہ ہو جو انیس سو برس سے روز بروز ترقی پر ہے۔ دنیوی علم۔ عقل۔ سائنس وغیرہ وغیرہ اُسکے سخت مخالف رہے مگر مسیح کا یہہ قول راست ثابت ہوا کہ آسمان اور زمین ٹل جاوینگے مگر میری باتیں ہرگز نہ ٹلینگی۔ کیا یہی ایک ثبوت مسیحی مذہب کی راستی اور منجانب اللہ ہونے پر دال نہیں ہے۔ ہمکو اُمید ہے کہ ایسے تجربوں کے بعد ہمارے حق پسند ناظرین خود انصاف کرینگے +

——— اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ رقم طراز ہے کہ جو خبریں آجکل کابل کی طرف سے آئی ہیں اُن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امیر افغانستان سرکاری گورنمنٹ سے پوشیدہ پوشیدہ بیگانگی اختیار کرتا جاتا ہے اصل تو حال یہہ ہے کہ مابین کا رشتہ جیسا کہ برٹش گورنمنٹ رکھنا چاہتی ہے اغلب ہے کہ جاری نہ رہیگا امیر کی وہی حالت ہے اور امیر کی وہی خواہشیں ہیں جو گذشتہ امیروں کی تھیں یعنے یہہ کہ دونوں گورنمنٹوں کے درمیان واقعی اتحاد ہو اور یہہ کہ برٹش گورنمنٹ اپنی ذمہ واری کرے کہ اگر شمال کی طرف حملہ ہو تو ہمیں اُس کی مدد کرونگی اور یہہ امر لبرل گورنمنٹ منظور نہیں کرتی ہے اب صاف ظاہر ہے کہ افغانستان جیسا چھوٹا سا ملک کسی نہ کسی زور آور گورنمنٹ کی مدد کا محتاج ہے اگر برٹش گورنمنٹ نے مذکورہ بالا حفاظت کا بیڑا نہ اٹھایا تو بے شبہ افغانستان کا وہی حال ہوجائیگا جو ترکستان اور بخارا وغیرہ کا ہوا +

غیر اقوام میں کلام کی منادی مباحثہ اور شہادت کس قدر ضروری ہیں

بائبل کی منادی کرنے کے لئے جو تعلیم کہ بائبل میں ہو وہی بس ہے اور اسپر کسی قسم کی بحث یا ترمیم کی ضرورت نہیں دیکھو پولس رسول کا خط طمطاؤس کو ۳ باب آیت ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ لیکن باوجودیکہ یہہ تعلیم صاف اور واضح ہے اور لازم ہے کہ مناد ہمیشہ اسی پر عملدرآمد کیا کرے تاہم روزمرہ کے تجربہ سے پایا جاتا ہے کہ انسانی عقل ایمان کے کسی رکن کو بھی بلا بحث اور دلیل کے یکایک قبول نہیں کرتی۔ یہہ ہو سکتا ہے کہ جو امر محسوس اور مشہود ہو جو ہمارے حواس اور مشاہدہ میں آسکتا ہو ایمان لانے کیواسطے بحث کی چنداں ضرورت نہیں لیکن غیر محسوس کے ماننے میں بہرحال بحث کی ضرورت ہے اور بحث اور تکرار کے بعد جب اسکا مفید ہونا ثابت ہو جاوے تو پھر ماننے کے قابل ہے۔ پس ایمان انسان کی ایک طبعی قوت ہے اور بحث اور دلایل اسکی معاون +

ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کا کل دارومدار ایمان پر ہی موقوف ہے اور ایمان اپنی تقویت کے لئے دلیل کا محتاج چنانچہ ہم شب و روز بہت سی اشیا کا مشاہدہ کرتے ہیں لیکن اکثر کے خواص ہمارے فہم سے باہر ہیں مگر جب بحث اور دلایل سے انکی نسبت اطمینان ہو جاتا ہے تو ہمکو خواہ مخواہ انپر ایمان لانا پڑتا ہے جیسا طبیب اور اسکی تشخیص ادویات پر جاہل مریض کا ایمان یا موسم کی تبدیلیوں پر ناواقف کرسان کا ایمان۔ حالانکہ اسقدر یقین نہیں کہ کل کا روح اسپر ٹھہریگا یا نہ۔ کُک صاحب کا ساری دنیا کے گرد بذریعہ جہاز پھر آنا اول اول کسی نے نہ مانا تاوقتیکہ اُسنے کامل بحث اور دلایل سے ثابت نہ کر دکھایا یا کلمبس کا خیال نسبت دریافت دنیائے جدید اوایل میں ایک جنون سمجھا جاتا تھا مگر جب اُسکے دلایل پیش کردہ قوی ثابت ہو گئے تو آخر اُسکو لوازمات سفر کی امداد دیگئی۔ بجلی کی روشنی کا خیال جس سے ابھی ہندوستان کے بعض شہر روشن ہونے لگے ہیں جب ابتدا میں ڈاکٹر فرینکلن صاحب کے دل میں سمایا اور اُسنے بدعویٰ کیا کہ میں بجلی کو آسمان سے اوتار کر بوتل میں بند کر دونگا تو کُل لوگ اسپر ہنستے تھے لیکن جب بحث اور دلایل سے اُسنے یہہ امر ممکن ثابت کر دیا اور بجلی کے ذریعہ سے دنیا میں عجیب عجیب کام ہونے لگے تو باوجودیکہ لوگ ابتک بجلی نہیں دیکھتے تاہم اُسکے فعل کے ماننے میں جاہل سے لیکر عالم تک کسیکو تامل نہیں۔ سو جب ایک امر کے ماننے میں دلایل کی ضرورت پڑتی ہے تو عرفان علم الٰہی کے لئے جو انسانی پیدایش کی علت غائی ہے دلایل سے کام لینا کیونکر ضروری نہ سمجھا جاوے +

پُرانے زمانے کے لوگ کیا ہندی کیا یونانی و عربی جب علوم طبعی سے ناواقف تھے تب منطق جس سے مراد دلایل کا باقاعدہ استعمال کرنا ہے پڑھتے اور پڑھاتے تھے اور ہر ایک امر میں دلایل سے کام لیتے تھے غرض دلایل کے بغیر کسی شے کی ماہیت انسان کے ذہن میں قرار واقعی جم نہیں سکتی اور جو لوگ کسی شے کو بلا دلیل اندھا دھند مان لیتے ہیں تو اُن کے ماننے کا نام وہم ہے نہ ایمان جیسے نادان بچے ایک فرضی نام سے جو اُن کے ڈرانے کے لئے موضوع ہوتا ہے اکثر ڈر جاتے ہیں اور جب ہوش سنبھالتے ہیں تو خود بخود جان لیتے ہیں کہ وہ کچھ چیز نہ تھی +

یہہ سچ ہے کہ آجتک خدا کی رویت کسی بشر کو نصیب نہیں ہوئی یہانتک کہ اُسکی ہستی کے مخالف صدہا دلایل موجود ہیں تاہم قوت ایمانی کے ذریعہ سے جو ہر ذی روح کی سرشت میں موجود ہے انسان اُسکی ہستی کو مانتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ دنیا میں کوئی شے از خود نہیں بن سکتی اور نہ کوئی صنعت صانع کے بغیر موجود ہو سکتی ہے پس کُل اشیا یعنی آسمان و زمین اور اُنکے متعلقات کا بنانیوالا کوئی ایک ضرور ہے اور وہی خدا ہے اسی پر نبیوں نے بنی اسرائیل کو خدا کی طرف سے اشارہ کر کے یوں کہا کہ آؤ بیٹھکر باہم بحث کریں اور دیکھیں کہ آیا تم راستی پر ہو یا ہم راستی پر خود ہندوؤں کے بعض فرقوں نے خدا ثابت کرنیکے لئے نیایہ شاستر کو ایجاد کیا اور سانکھ اور ویشیشک کے ساتھ مانسنگ لوگوں نے جو خدا کی ہستی کے منکر تھے بہت بحث کیا اور کہا کہ جہاں دھواں ہے وہاں آگ ضرور ہے اور جہاں کاج ہے اُسکے ساتھ کارن بھی لازم۔ سوا ایمانی قوت کی تقویت کے لئے بھی بحث کی ضرورت رہی +

ہندوؤں کے متقدمین نے جب دنیا کے حسن و قبح پر لحاظ کر کے اُسکے بانی مبانی کی تلاش میں بحث کرنا شروع کیا اور اُنکے ابحاث کے نتیجہ میں کوئی شے ماسوا دنیا نظر نہ آئی تو انہوں نے اربعہ عناصر یعنے آگ پانی مٹی اور ہوا کی پرستش شروع کی یہہ سمجھ کے کہ یہی چیزیں دنیا کا مادہ اور اُسکی پرورش اور غارت کا باعث ہیں اور چونکہ انسان پیدایش سے ہی دینی بندہ ہے اور اُسکے سرشت میں پرستش کا شوق ازل سے قایم تو انہیں اشیا کی پوجا اُن کے دلوں میں جم گئی اور مصداق اسکا بید اہل ہنود کی معزز کتاب ہے جو انہیں تتوں کی حمد اور تعریف سے بھری ہوئی ہے لیکن یہہ یقین کچھ بہت دنوں تک قایم نہ رہا یہاں تک کہ جب ویدانت درشن اور شنکر اچارج نے یہہ حال معلوم کیا تو اس قسم کے دلایل سے لوگوں کو تعلیم دینا شروع کیا کہ خدا دنیا سے الگ نہیں اور اگر الگ مانا جاوے تو ایک جزو ہوگا اور جزو کل کے برابر نہیں ہوتا پس ساری دنیا میں جیت الجمیع خدا ہے یا یوں کہو کہ وہی وہی ہے اور دوسرا کہیں نہیں اور وہی دنیا کی صورت میں ظہور پکڑ کر گھٹ گھٹ ہوا ہے اور یہاں سے ہی یہہ باتیں زبان زد ہو گئی ہیں کہ دنیا خدا ہے تم بھی خدا ہو اور میں بھی خدا ہوں۔ پھر جب گوتم نے جو بودھ متیوں کا بانی ہے اس مسئلہ کی تردید میں بحث کی تو یہہ کہا کہ اگر خدا جو ست چت انند روپ مانا گیا ہے جگت میں آپ ہی گھٹ گھٹ ہوا ہے تو دنیا میں اسقدر دکھ اور پاپ کیوں نظر آتا ہے۔ یہہ امر دو حالتوں سے خالی نہیں یعنی یا تو اُس پرمیشر میں سکت ہی نہ تھی کہ دکھ اور پاپ کو اپنے سے الگ رکھ سکے اور یا سارے دکھ سکھ آپ ہی بھوگ رہا ہے اور دکھ سہنے کے لائق ہوتا ہے سو یہہ دونوں امر اُسکی شان سے

جونت چت انند روپ ہے برخلاف ہیں۔ شنکرا چارج نے اُنکے جواب میں بہت بحث کی اور مختلف دلایل سے ثابت کرنیکا قصد کیا کہ اُس ست چت انند کے ساتھ ایک چیز مایہ ہے اور یہہ دُکھ درد اور پاپ سراپ یہہ اُس مایہ کے ہونے سے برآمد ہوتے ہیں۔

غرض جس مسئلہ کو بیدانت حل نہیں کر سکا اُسکو دین عیسوی نے یوں منکشف کر دکھایا کہ خدا آپ ہی دنیا کا مادہ نہیں ہے بلکہ اُسنے اپنی قدرت سے یہہ سب کچھ پیدا کیا۔ اُسنے آدم کو ابتدا میں کھرا یعنی پاک وصاف بلکہ اپنی اخلاقی صورت پر بنایا مگر آدم نے گناہ یعنی اُسکی نافرمانی کر کے اپنی اصلی حیثیت کو بدل ڈالا اور اُسکے عوض میں انواع واقسام کے دُکھ درد اور تکالیف کا مورد بنا سو دنیا میں یہہ دُکھ درد اُسی نافرمانی کا نتیجہ ہیں اور سکھ اتنا ہی جتنا کہ اُسکی کی فرمانبرداری اُسمیں باقی ہے۔ گناہ جو سراسر خدا کی مرضی کا خلاف ہے بہر صورت واجب السزا ہے اور عدل کا تقاضا یہہ کہ خدا گنہگاروں کو بے سزا نہ چھوڑے لیکن خدا کی ذات میں عدل کے سوا رحم بھی ہے پس گنہگاروں کا بخشدینا اُسکے رحم کا تقاضا ہے اور ساتھ ہی عدل کا پورا ہونا بھی ضرور ہے۔ غرض ساری بائبل اسی ایک مسئلہ کے حل کے دلایل ہیں اور یہودیوں کی تواریخ بھی اسی مسئلہ کی صفائی کیواسطے لکھی گئی ہے کہ خدا عادل ہو کر بھی گنہگاروں کو بخشدیگا اور حواریوں کے مکتوب بھی اسی مسئلہ کے ثبوت کے دلایل سے بھرے ہوئے ہیں اور یہہ ایسی بحث نہیں کہ اس سے کسی قسم کا تکرار برپا ہو اور سُننے سُنانیوالے کے درمیان شکر رنجی کا باعث ہو نہیں بلکہ اس سے روح کو فایدہ پہونچتا ہے گناہ سے طبیعت نفرت کھاتی ہے اور فرمانبرداری کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

اگر اگلے زمانے کے یہودیوں کیطرح زمانہ حال کے متلاشی بھی دو فریق سمجھے جاتے ایک اندرونی اور ایک بیرونی تو اندرونی متلاشیوں کے سمجھانے کے لئے کسی مباحثہ اور دلیل کی حاجت نہیں ہے کیونکہ وہ بائبل کو خدا کا کلام اور اُسکے الہامی ہونا جانتے اور نبیوں کی نبوت کو سچ سمجھتے اور اُن کے معجزات اور پیشخبریوں کو ایماندار وں کی طرح سمجھ مانتے۔ پھر اُنکے سکھلانے کیلئے صرف اتنا کہدینا کہ یہہ کلام الٰہی ہے بس ہوتا کیونکہ وہ اپنے ایمان کی تقویت اور درستی اعمال کے لئے محض حق مسایل کے متلاشی ہوتے اور کسی قسم کی بحث اور تکرار کی حاجت نہ رکھتے چنانچہ چلمرس کیٹی کزم وغیرہ کتابیں ایسے ہی متلاشیوں کی ہدایت کے لئے مرتب ہوئی ہیں۔ لیکن جو بیرونی کینیکیوس مثلاً ہندو مسلمان وغیرہ جو ہمیں بازاروں میں ملتے یا ہمارے گھروں میں آکر مذہبی قیل وقال کرتے ہیں تو اُنکا سمجھانا بلا بحث اور دلایل کے ممکن نہیں ہوتا کیونکہ وہ ہر ایک مسئلہ پر معترض ہوتے ہیں اور طرح طرح کے شکوک اور اعتراض پیش کرتے ہیں یہانتک کہ کبھی خدا کی ہستی کے بھی منکر بنجاتے ہیں مقدس بائبل کو افسانہ بتلاتے ہیں نبیوں کو عام معلموں کے مشابہ ٹھہراتے ہیں کلام الٰہی میں انواع واقسام کی تحریف اور تبدلات پیدا کرتے ہیں اور ادق مسایل پر جو ہمارے فہم سے بعید ہیں بحث کرنے کو مستعد ہو جاتے ہیں ایسے لوگوں کے سامنے خود کلام مقدس پیش کر کے دعوت ایمان کرنا گویا جواب میں یہہ سُننا ہے کہ اگر ہمکو بائبل کا ماننا بلا بحث اور دلیل ضروری ہے تو پھر بید اور قرآن وغیرہ کے ماننے میں کونسا امر مانع ہے۔ ہمکو کسی لکھی ہوئی کتاب پر جسمیں انسانی دست اندازی اور کمی بیشی کا احتمال ہو یوہیں بلا دلیل اور شہادت ایمان لانا منظور نہیں ہے اے بسا ابلیس آدم صورت است + پس بہر دستے نباید داد دست۔ پس ایسے لوگوں کے ساتھ منطقی بحث اور حجت موجہہ سے تقریر کرنا ضروری ہے اُسیقدر جسقدر کہ ہمارے تہذیب اخلاق اور دنیوی برتاوہ کے سنوارنے کے لئے بلحاظ عاقبت اندیشی ضروری سمجھا جاوے اور جو ایمانداروں کے دل میں تسلی اور تشفی پیدا کرنے کے لئے کافی ہو اور نہ اسقدر کہ کہیں وہ تکرار ہی نہ رہے اور بے ایمانوں کی طرح اودھر اودھر بھٹکنا ہاتھ سے نہ چھوٹے

مراسلات

نمبر ۵ - بائبل قانون قدرت کے موافق ہے

جب علم طبقات زمین رایج ہوا (جیالوجی) تو بہت مخالف سوالات پیدا ہوئے اور گاڈین صاحب نے ایک رسالہ حضرت موسیٰ کی کتاب (پیدایش مخلوقات) کے برخلاف لکھا (۱) کرہ زمین کی پیدایش کا زمانہ بے حساب اور بے انداز ہے ایسا کہ اُسکی نسبت چھ ہزار برس کا وقت صرف ایک پل کا دن ہے (۲) پیدایش نبینہ بائبل کے پہلے بھی حیوانات موجود تھے (۳) روشنی نہ صرف چوتھے روز سے ہوئی (جب چاند اور سورج بنائے گئے) بلکہ بہت دیر پہلے موجود تھی ایسے سوالات اور اس قسم کے ابحاث سے لوگوں کی عقل چکرانے لگی۔ حکما متفکر ہوئے لیکن عوام نے سادہ اور صاف بیانات بائبل (با عتقاد) کے برخلاف (سوالات متقدم الذکر کو سمجھکر) ان امور کا اعتبار نہ کیا لیکن اسمیں کچھ شک نہیں ہے کہ یہہ سوالات بھی (جیسا کہ پہلے نمبروں میں ذکر ہوا) اصل زبان کی عدم واقفیت پر محمول تھے تاہم ان ابحاث سے فایدہ ہوا اور کلام اللہ کی زیادہ تصدیق ہو گئی۔ جیالوجی کے عالموں نے معلوم کیا کہ نباتات نازک نباوٹ کی استخوان (کنگروٹرم) اور مختلف اقسام کے پتے اور پودے بے ضرر قبل از طوفان پڑے ہوئے ہیں اور زیر زمین تہیں سے مختلف اقسام کی ایسی چیزیں ملتی ہیں جنکا موجودہ اشیاء سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ اور ان تحقیقاتوں سے وہ لوگ اس نتیجہ پر پہونچے کہ قادر مطلق نے قدیم زمانہ اور موجودہ مخلوقات کی پیدایش میں مختلف طاقت کا استعمال کیا ہوگا اور بائبل صرف ایک زمانہ کا ذکر کرتی ہے۔ اور جب انہوں نے حیوانات کی لاشیں (مدفون) ایسی نکالیں جنمیں چشم کے نشان تھے تو اس سے انہوں نے اس امر پر استدلال کیا کہ آنکھ ضرور کسی کام کیواسطے (دیکھنے) بنائی گئی تھی اور بغیر روشنی کے وہ بیکار تھی پس ثابت ہے کہ روشنی بھی بہت مدت پہلے تھی حالانکہ بائبل میں لکھا ہے کہ پہلے روز روشنی ہوئی اور چوتھے روز سورج

اور چاند بنائے گئے۔ اُسوقت مطابع کے مدفون لاشوں (وغیرہ) کو طوفان کے زمانہ کے اندر ثابت کرنے میں بڑا زور لگایا اور بے بنیاد قیاسات اور بے ثبوت تردیدات اور بیہودہ خیالات اور لایعنی اقوال سے مقابلہ کیا لیکن جدید معلومات (مندرجہ بالا) نے ایک بات نہ مانی کیونکہ عمدہ بات یہہ بھی کہ جب جدید معلومات کا ظہور ہوتا ہی تو بائبل کے بموجب ہمیں اُن معلومات کی تفتیش اور تجسس ذکر نا چاہئے بلکہ تفسیرات بائبل اور اصلی زبان کے لفظوں پر غور کرنا چاہئے کیونکہ کبھی تو عالم الہی ترتیب کے بیان کرنے میں جلد باز اور تیز مزاج ثابت ہو جاتے ہیں اور لگا ہے بائبل کے بیانات کی تشریح غلط کبھی جاتی ہی جسکو علوم (خواہ جدید ہی کیوں نہ ہوں) کبھی صاف کر دیتے ہیں۔ اور ایسی حالتوں میں قدرتی قانون کی تفتیش اور دلایل بائبل کو اور بھی واضح اور صحیح کر دیتے ہیں اور خداوند کریم کی دونوں کتابوں کا (قدرت اور الہام) ظاہری تفاوت دور و دفع ہو جاتا ہی۔ اور ایسے مواقع پر اس امر کو فراموش نہ کرنا چاہئے کہ جن امور کا ذکر و تذکرہ پیغمبروں نے نہیں کیا اُنکی تلاش بائبل میں نہ کرنی چاہئے +

مُتدین عالم غور و فکر کرکے اس امر پر متفق ہو گئے کہ بائبل کے مضمون پر نکتہ چینی نہیں ہو سکتی کیونکہ اگر یہہ خیال کیا جاوے کہ پہلی پیدائش (جسکا ذکر آیات اول میں ہوا) کے بعد بہت سا زمانہ گذر کر دوسری چیزیں پیدا کیں۔ تو یہہ دقت رفع ہو سکتی ہی۔ شروع میں (قبل اسکے کہ ویران اور سنسان ہونیکا ذکر ہو) زمین کی حالت بے ترتیب اور درہم برہم تھی بعد میں اشرف المخلوقات کے رہنے کے لایق کی گئی۔ جنہنے پہلے اس بات کو نکالا وہ ڈاکٹر چمرس ہی جسکے ساتھ ڈاکٹر بکلنڈ اور پروفیسر ہچکوک نے اتفاق کرکے مشکلات پیدا شدہ کا حل کافی تسلیم کر لیا اور انہیں یہہ امر مسلم تھا کہ زمین کے مدفون حیوانات (وغیرہ) کی پیدایش اور فنا ہونے کا زمانہ نا معلوم اور بے انداز ہی جو مخلوقات کی شش روزہ پیدایش سے پہلے گذر چکا ہی۔ اور بائبل میں اسکا ذکر نہیں اور نہ اُنکے ذکر کرنے کی ضرورت ثابت ہوئی۔ عالمان موصوف کی تصنیفات اور خیالات نے اُن دقایق کو پورے طور پر رفع و دفع کر دیا جو جیالوجی کے اول اور دوم تحقیقاتوں میں (قبل اس پیدایش کے حیوانات اور پودوں کی موجودگی) پیدا ہوئی تھیں۔ سوم مشکل متعلق روشنی کے تھی جسکی بابت سمجھا گیا (اول) کہ وہ پیدا کی گئی تھی حالانکہ یہہ نہیں تھا بلکہ بائبل میں چھائے ہوئے اندھیرے سے نکلنے اور چمکنے کا حکم دینے کا ذکر ہی اور یہہ بھی یاد رکھنے کے لایق ہی کہ روشنی مادہ نہیں ہی بلکہ ایک نتیجہ ہی۔ اور یہہ فرض کرنا بھی ضرور نہیں ہی کہ روشنی بخشنے والی خالص ہوا (جسکی جنبش سے روشنی پیدا ہوتی ہی) اُسیوقت پیدا کی گئی تھی بلکہ یہہ کہنا چاہئے کہ خالص ہوا جو سطح زمین پر تاریکی کے وقت بے حرکت تھی وہ ہلائی گئی اور روشنی ہونے لگی۔ اور پھر چوتھے روز کے کام میں یہہ نہیں کہا کہ سورج اور چاند اور ستارے پیدا کئے بلکہ یہہ کہا ہی کہ دو بڑی روشنی بنائیں اور عبرانی زبان کا وہ لفظ جسکا ترجمہ بنائیں کیا ہی مقرر کرنے یا کسی خاص کام یا مطلب پر لگانے کے معنے دیتا ہی اور یہہ لفظ بائبل میں ڈیڑھ سو جگہہ پر آیا ہی اور جسکی جگہہ پیدا ہونے کے معنے نہیں دیتا پھر کیوں (جو شروع میں غلط ترجمہ ہوا) تسلیم کیا جاوے کہ روشنی اُسیوقت (چوتھے روز) پیدا کی گئی۔ پہلے روز بسبب انقلاب زمین بے ڈول اور غیر آباد تھی اور اُسکی سطح پر اندھیرا چھایا ہوا تھا تب خدا تعالیٰ نے روشنی کو چمکنے کا حکم دیا اور اگر کثیف اور بھاری ہوا کو ایسا صاف کیا جاوے کہ سورج اپنی روشنی پھیلانے کے قابل ہو جاوے اور تاریکی کو دور کر سکے تو ایسا ہو سکتا ہی اور اُمید ہی کہ یہی عملدرآمد ہوا ہوگا۔ دوسرے دن وہ بُخارات جو سطح زمین پر چھائے ہوئے تھے اوڑنے لگے اور بادل کی صورت پر ہو گئے جسکو آسمان نے (ہوا نے) زمین سے الگ کر دیا تیسرے روز کہر اور اوس منجمد ہو کر سمندر اور جھیل میں داخل ہوئی اور خشک زمین نمودار ہوگئی اور گھاس اور سبزی پیدا ہونے لگی۔ چوتھے روز بخارات اور بادل ہوا میں جذب ہو گئے اور تب سورج نے پوری تیزی سے روشنی کو زمین پر پھیلایا اور صاف نظر آنے لگا۔ باقی آیندہ

راقم باجوہ

راہ حقیقی

اکثر آدمی اپنی زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ ایک ہی خدا ہی لیکن یہہ اقرار صرف منہہ ہی کا اقرار ہی کیونکہ بہت لوگ دیبی دیوتوں کو بھی خدا مانتے ہیں جس سے اُنکا اقرار فضول و باطل ٹھہرتا ہی مثلاً غور کرو کیا ماں باپ ایسے لڑکے کو پسند کرینگے کہ جو زبان سے کہے کہ آپ تو میرے والدین ہیں مگر تو بھی اُنسے زیادہ اپنے پڑوسیوں اور دوستوں کو پیار کرے اور والدین کی سی اُنکو عزت نہ دے۔ وے ہرگز اُس سے خوش و راضی نہ ہونگے اسیطرح سے خدا اُنسے نہایت ہی ناراض ہوگا جو منہہ سے خدا واحد کا اقرار کرکے اُسکے ساتھ اور معبودوں کی پرستش کرتے ہیں۔ سب کے سب بُت پرست لوگ کہتے ہیں کہ ہم اسلئے اپنے معبودوں کی بندگی کرتے ہیں کہ انمیں الٰہی صفتیں پائی جاتی ہیں۔ البتہ یہہ ایک بات دریافت کے لایق ہی۔ اگر تمہارے دیوتاؤں میں صفات الٰہی ہی تو اُن کے کاموں سے ظاہر و عیاں ہونگی۔ پر اگر انمیں صفات الٰہی کا نام و نشان بھی نہ پایا جائیگا تو اُنکی پوجا کرنا بیفایدہ و لاحاصل ٹھہرے گی۔ اب میں بیان کرتا ہوں کہ خدا میں کون کون سی صفات ہیں۔ اول کہ وہ القادر ہی بجز گناہ کے سب چیزوں کا وہی بانی ہی۔ دوم وہ عالم الغیب ہی کہ دل کے پوشیدہ خیالوں کو بھی وہ جانتا ہی۔ سوم وہ حاضر و ناظر ہی۔ چہارم وہ پاک و قدوس ہی۔ پنجم کریم و رحیم اور عادل ہی +

اب ان دیوتاؤں پر بھی غور کرنا لازم ہی کہ جنکی پرستش ہمارے ملک ہند میں کیجاتی ہی۔ اور جانے غور ہو کہ انمیں کون کونسی مذکورہ بالا صفتیں پائی جاتی ہیں۔ اکثر ہندو لوگ رامچندر کو اوتار جانتے اور مانتے ہیں۔ دیکھیں کیا رامچندر بھی قادر

مطلق غیرہ ٹھہرتا ہے کہ نہیں۔ کتاب رامائن میں لکھا ہے کہ جب راون سیتا کو بھگا کر لیگیا تو جب تک رامچندر نے بندروں کے سردار کے ساتھ عہد شکنی نہیں باندھی وہ اُس معاملہ میں کچھ کر نہ سکا۔ پھر جب رامچندر راون کے ساتھ لڑا تھا تو ایک دفعہ اندرجیت کے ہاتھ سے مقتول ہونے پر تھا تو اُس وقت اُسکے ایک دوست نے اُسکو اُس ہلاکت سے بچایا جسکے باعث اُسنے اُسکا کمال شکریہ ادا کیا۔ دوسری دفعہ ہنومان نے اُسکی جان بچائی +

اب چاہئے غور ہے کہ اگر رامچندر انترجامی یعنے عالم الغیب ہوتا تو اُسکو کسی غیر کی امداد کی کیا حاجت تھی۔ کیا جو قادر مطلق ہے ایک آن میں اپنے بیری یعنے دشمن کو فنا فی النار نہیں کر سکتا +

کیا ضرورت تھی کہ وہ بندروں کے پاس جو جنگلی جانور ہیں کیسی قوم اور بیدے درجے کے بدمعاش ہیں پناہ گیر ہوا کہ اُنسے اپنی جورو کی حفاظت کا طلب گار ہو۔ ظاہری طور پر یہہ ایک نہایت شرم کی بات ہے۔ پھر خدا عالم الغیب ہے اور کوئی شے اُس سے پوشیدہ نہیں ہے جو آشکار نہ ہو۔ مگر جائے تعجب ہے کہ رامچندر کو تو اس بارے میں مطلقاً خبر ہی نہ تھی کہ میری بیوی کو کون لیگیا ہے۔ علاوہ بریں اُسکی گریہ وزاری کی آواز سنکر ایک جٹایاس نامے پرندہ نے جو پیشتر اُسکے سیتا کو راون کے دست پنجہ سے چھوڑانے کے لئے بدرجہ غایت سعی و کوشش کی مگر بباعث کمزوری اور ضعیفی کے اُسکے مقابلہ سے کامیاب نہ ہوئی اس اثنا میں جبکہ رامچندر اپنے جھونپڑے کیطرف واپس آکر دیکھا کہ سیتا اُسمیں نہیں ہے تو بعد حیرانی و پریشانی پہاڑوں اور جنگلوں سے مخاطب ہوکر زبان زد ہوا کہ تم نے میری بیوی سیتا کو کہیں چھپا رکھا ہے۔ جان لو کہ میں تم کو بھسم کر دونگا۔ جونہی اُسکی نگاہ ایک خون آلودہ و نیم مردہ پرندے پر پڑی۔ تو اُسنے اُس سے مخاطب ہوکر کہا کہ اے بدذات و نابکار یقیناً تو ہی نے میری سیتا کو نوش کیا۔ اسلئے کہ اُسکا لہو تیرے بدن پر دیکھتا ہوں اور میں بعوض خون اپنی بیوی کے تجھے ضرور مار ڈالونگا۔ اسپر اُس پرندے نے بعد شست عرض کی کہ میں نے سیتا کو نہیں مارا بلکہ اُسکے چھوڑانے کے لئے کوشش و جانفشانی از حد کی جسکے عوض اس حالت عنقریب ہلاکت تک پہنچا ہوں مگر بباعث ناطاقتی کے کارگر نہ ہوا۔ آخرالامر راون نامے ایک شخص اُسکو بسمت سندر لے گیا +

پس معلوم ہوتا ہے کہ رامچندر جسپر تمام اہل ہنود اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ انترجامی ہے برخلاف ہو یعنے یہہ مذکور صفت اُسکی ذات سے ہزاروں کوس بعید تھی۔ اگر اُسمیں یہہ صفت انترجامی کی پائی جاتی تو وہ اُس پرندے کو اپنا حقیقی خیرخواہ تصور کرکے بدرجہ کمال اُسکا ممنون و مشکور ہوتا نہ یہہ کہ برعکس اُسکے بدگمان۔ پس اس سے صاف ہویدا ہے کہ رامچندر انترجامی یعنے عالم الغیب نہ تھے +

میں اُن صاحبوں کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ جو رامچندر پر نجات کی اُمید رکھتے ہیں یہہ سوال پیش کرتا ہوں کہ کیا وہ تمہاری دلی تمنا اور حقیقی خواہش کے موافق و مطابق کریگا جبکہ یقین کہ وہ ایک ادنی سی بات یعنے اُس پرندے کی سرگذشت کو بھی کہ آیا اُسنے میرے ساتھ نیک سلوکی کی یا بدسلوکی نہ جان سکا +

اے عزیزان جبکہ وہ اپنے ذاتی معاملے میں جسکے سبب اُسکے ہوش و حواس پراگندہ تھے صفت انترجامی یعنے عالم الغیبی کو کام میں نہ لاسکا تو تمہارے درونی خیالات کو کیونکر جان سکیگا یا یوں کہو کہ جب وہ اپنا حال نہ دریافت کرسکا تو غیر کو کب امداد پہونچا سکتا ہے۔ اور جب تم پوجا پاٹ میں اُسکو یاد کروگے یعنے درد و وظایف میں تو وہ کب تمہاری سنیگا۔ اور نیز جو خود بندروں کے بغیر اپنی جورو کو نہ چھوڑا سکا تو تمہاری خاک مدد کریگا +

اسلئے میں ناظرین مضمون ہذا کی خدمت اقدس میں منت عرض کرتا ہوں کہ ایسے ایسے کمزور اور بیفایدہ معبودوں پر اپنی بیشقیمت آتما یعنے روح کے بچاؤ کا بھروسہ نہ رکھیں بلکہ اُس حقیقی خالق و مالک پروردگار حاضر و ناظر قادر مطلق رحیم و کریم عالم الغیب سے جسنے ہمہ مخلوقات کو اپنے کلام سے خلق کرا اُمید اور بھروسہ رکھو تاکہ انت جیون یعنے ہمیشہ کی زندگی پاؤگے اور سربلند ہوگے +

مثلاً شیاہ ان حق و ناظرین مضمون کو واضح و عیاں ہو کہ اس طرح کی بھول چوک نہ صرف رامچندر میں پائی گئی بلکہ ہر ایک دیوتا میں پائی جاتی ہے مثلاً برہما اپنی کنیا یعنے اپنی بیٹی سے ہمبستر ہوا۔ اگر کوئی شخص اسبات میں انکاری ہو تو چندی پاٹ کا ملاحظہ کرے۔ اور پھر دوم پران میں مرقوم ہوا ہے کہ شنوجی ردر ہوتا نے جلندھر دیت کی جورو سے زنا کیا۔ مہادیو ننگا ہوکر لوگوں کے درمیان ناچا + باقی آئندہ

خط

جناب عطا القاب مہتمم اخبار نور افشان دام لطفہ۔

بعد تسلیم واضح رائے عالی ہو کہ ہم چند سوالات حل طلب ارسال خدمت فیضدرجت کرتے ہیں براہ مہربانی کبھی گوشہ اخبار میں درج فرمائیں باعث از الطاف ہوگا +

سوال مندرجہ ذیل

(۱) دو کسریں ایسی ہیں کہ اُنکا حاصل جمع ۹۲/۹۳ ہے اور حاصل تفریق ۵/۹۳ اور کسر نمبر ۲ کے شمار کنندوں کا حاصل جمع ۸ ہو اور نسب نماؤں کا حاصل جمع ۱۹ تو بتاؤ کہ وہ کونسی کسریں ہیں ۲ ایک مدرسہ میں لڑکوں کی تین جماعتیں تھیں اُنکی تعداد میں ایسی نسبت تھی جو ۵ و ۷ و ۹ میں ہے ایک برس بعد اُس مدرسہ کی پہلی جماعت میں ۱۰ لڑکے اور زیادہ ہوگئے اور دوسری جماعت میں اُسکے ۱/۴ زیادہ ہوگئے اور تیسری جماعت میں جسقدر لڑکے تھے اُنکی بہ نسبت دوگنے ہوگئے اور تینوں کے سب لڑکے ملکر ۹۴ ہوگئے پس بتلاؤ کہ پیشتر تینوں جماعتوں میں کسقدر لڑکے تھے +

۳ ایک لڑکے نے اپنے باپ سے پوچھا کہ رات کتنی گذری ہے جواب دیا کہ گذری ہوئی کی تہائی برابر باقی کے اربعہ کے ہے۔ اور رات ۱۴ گھنٹہ کی ہے تو بتلاؤ کتنی رات گذری +

۴ کچھ آدمی اور کچھ کرسیاں ہیں اگر دو دو آدمی ایک ایک کرسی

ہیں تو ایک کرسی بیچ ہی ہے اگر ایک ایک آدمی بیٹھے تو ایک آدمی بچ رہتا ہے بتاؤ کتنی کرسیاں اور کتنے آدمی تھے +

۵۔ ایک صندوق کے تین خانوں میں ۱۶۲ روپیہ رکھے تھے اور ہر ایک خانے میں برابر رکھنے کے لئے دوسرے اور تیسرے خانوں میں جتنے جتنے روپیہ تھے اُن کے آدھے آدھے روپیہ پہلے خانے میں سے نکالکر دوسرے اور تیسرے خانوں کے روپیوں میں ملا دئے پھر اسیطور پر پہلے اور تیسرے خانوں میں جسقدر روپیہ ہوگئے اُن کے آدھے آدھے روپیہ دوسرے خانے میں سے نکالکر پہلے اور تیسرے خانوں کے روپیوں میں ملا دئے بعد جب پہلے اور دوسرے خانوں میں جسقدر روپیہ ہوگئے اُن کے آدھے آدھے روپیہ تیسرے خانے میں سے نکالکر پہلے اور دوسرے خانوں کے روپیوں میں ملا دئے تو تینوں خانوں میں برابر برابر روپیہ ہوگئے تبلاؤ کہ اول ہر ایک خانہ میں کتنے کتنے روپیہ رکھے تھے +

واضح رہے کہ کوئی صاحب حل ان سوالات کا جبر مقابلہ کے طریق سے نہ کرے۔ فقط +

راقم کمترین عبدالعزیز سابق متعلم گورنمنٹ سکول لودیانہ

اخبار تار برقی

دارجلنگ ۵ مئی۔ حضور لفٹنٹ گورنر مع مسٹر ریس اور مسٹر ٹامسن اور دیگر براہیان اور ممبران گورنمنٹ بنگال کل سہ پہر کو بذریعہ خاص ٹرین کے کلکتہ سے داخل ہوئے منجملہ انکے مسٹر ریس پرائیوٹ سکرٹری کپتان شلاش ایڈیکانگ آنریبل مسٹر میکالی مسٹر لیونج ڈاکٹر لنسم برج آنریبل الیف بی پشیج ڈاکٹر ہار ویی تھے حضور لفٹنٹ گورنر کے استقبال کے لئے کارروائی آن حاضر تھا معمولی سلامی بھی سر ہوئی۔ تمام ممبران سول اور ملیٹری استقبال کے لئے موجود تھے +

بمبئی ۵ مئی۔ مسٹر جسٹس بیلی نے کل اُس حالیہ کا فیصلہ کیا ہے جو سارونت وادی کے مقدمہ طلاق میں پیش آیا تھا کہ آیا عدالت مسٹر ٹرنر کے اظہار حلفیہ کو سماعت اور قبول کر سکتی ہے جبکہ یہہ حکم جاری ہو چکا ہے کہ کپتان لنگ کی طرفداری منجانب مسٹر نہیں کر سکتی۔ لارڈ موصوف نے مجریہ حکم کو کامل کرنے سے ۲۸ اگست تک فیصلہ ملتوی رکھکر انکار کیا انہوں نے کہا کہ عدالت پر کامل تحقیقات کرنا فرض ہے اور سائل بالاصالت حاضر عدالت ہوکر اظہار دے کیونکہ اگر یہہ ثابت ہوا کہ مدعیہ اپنی شادی کے قبل مرتکب زنا کی ہوئی ہے تو عدالت بطرز مناسب حکم مجریہ کو منسوخ کر کے اسکی عرضی نامنظور کر سکتی ہے +

نینی تال ۔ ۵ مئی۔ مسٹر سید محمود جو ضلع رائے بریلی میں ڈسٹرکٹ جج تھے مسٹر اولڈفیلڈ کی غیر حاضری میں جج ہائیکورٹ الہ آباد مقرر ہوئے +

لنڈن ۴ مئی۔ آئرش چاہتے ہیں کہ میکل ڈیوٹ رہا ہو +

اخبار ٹیمس حکمت عملی آئرلینڈ کو گورنمنٹ کی نسبت پوری ہونے پر شبہ کرتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ مسٹر پارنل موجودہ حالت میں کامیاب ہیں کنسرویٹو گروہ افسوس کرتے ہیں کہ فرقہ ریڈیکل کو کامیابی ہوئی +

جو لوگ شبہ میں قید تھے رہا ہوئے اُنکی رہائی سے آئرلینڈ میں بہت خوشی ہوئی فوجی جہاز بلیسار پورٹس موتھ میں کل داخل ہوا +

مسٹر فارسٹر نے عہدۂ چیف سکرٹری آئرلینڈ سے استعفا دیا۔ لارڈ فریڈرک کیونڈش اُنکی جگہہ مقرر ہوئے +

میکل ڈیوٹ رہا ہوئے۔ مسٹر پارنل اور دیگر ممبران ہوم رول بھی رہا ہوئے اُنہوں نے آج شام ہوس آف کامنس میں نشست کی +

بمبئی ۵ مئی۔ اجلاس کامنس میں کل رات کو بڑی گرمجوشی سے مباحثہ ہوا۔ مسٹر فارسٹر نے حکمت عملی جلسۂ وزرا پر اعتراض کیا کہ اُنہوں نے مشتبہ اشخاص کو بھی رہا کر دیا۔ مسٹر پارنل نے اعانت کا وعدہ کیا کہ میں اس شرط پر امن و امان کرا دونگا کہ واجب الادا لگان معاف کر دیا جائے +

قومی قرضہ کا نرخ ۱۰۱ روپیہ ہے +

رنگون ۔ ۹ مئی۔ رنگون گزٹ مشتہر کرتا ہے کہ مسٹر ٹانگ ساکن آرمینیا جو متوفی شاہ برہما کے وزیر دول خارجیہ تھے مع اپنے اہل و عیال کے اس ملک پر قید کر دئے گئے ہیں کہ وہ شاہزادہ نونیگ میں سے جو کلکتہ میں نظربند ہیں ساز رکھتے ہیں مسٹر مانک بحکم متوفی شاہ برہما کے پہلے بھی ایک مرتبہ جلاوطن ہو چکے ہیں لیکن آخیر میں انکو منڈالی میں واپس آنے کا حکم ملگیا تھا۔ مدت سے تمام اختیارات انکے ہاتھ سے نکل گئے ہیں مگر رنگون گزٹ رائے دیتا ہے کہ شاہ تھیبا کے مزاج میں انکی طرف سے کچھ حسد نہیں ہے +

لنڈن ۷ مئی۔ کل شام کو لارڈ فریڈرک کیونڈش جو آئرلینڈ کے تازہ مقررشدہ چیف سکرٹر تھے اور مسٹر برک صاحب انڈر سکرٹری جب مقام ڈبلن میں فینکس پارک میں ٹہل رہے تھے نہایت ہی وحشت انگیز طور پر مارے گئے۔ اس قتل کی بابت ابھی تک کوئی ماخوذ نہیں ہوا +

مقام بلیفٹ سخت غدر مچ رہا ہے۔ پولیس پر ایک مجمع نے پتھراؤ کیا۔ مگر پولیس نے بندوقوں سے کام لیکر سات آدمیوں کو زخمی کیا +

لنڈن ۸ مئی۔ لارڈ فریڈرک کیونڈش اور مسٹر برک کے قتل ہونے سے عام ہیبت پھیل رہی ہے۔ مسٹر پارنل نے ایک اظہار نامہ نکالا ہے جسمیں یہہ بیان ہے کہ یہہ واردات آئرلینڈ کے باشندوں کے لئے نہایت خطرناک ہوگی +

ایک خاص کیبنٹ کونسل کل منعقد ہوئی اور ایک آج ہونیوالی ہے اخبار ٹائمس نے آج کے اخبار میں ایک آرٹیکل چھاپا ہے جسمیں گورنمنٹ کی پالیسی کے برخلاف آئرلینڈ کی بابت بیان کیا ہے +

بمبئی ۸ مئی۔ آئرلینڈ کی ہنگامہ کی نسبت ٹائمس آف انڈیا کی ایک خاص تار خبر میں بیان ہے کہ مسٹر برک صاحب نے دلیرانہ طور پر اپنے کو بچایا مگر شدید ضربات آئی ہیں۔ لارڈ فریڈرک کیونڈش صاحب انتقال کر گئے +

انگلستان میں ناگہاں ہلچل مچ گئی ہے۔ اور گورنمنٹ کی تجویز تعلیمات کی نسبت سخت افواہیں پھیل رہی ہیں +

یادداشت محکمہ مالیہ گورنمنٹ پنجاب وغیرہ

بنام مہتمم اخبار نور افشاں لودیانہ -

ایک نقل یادداشت سررشتہ ہذا دربارہ ترمیم قواعد متعلقہ فروخت اراضیات سرکاری واقع ملک پنجاب آپ کے پاس بھیجی جاتی ہے اور ملتمس ہوں کہ آپ اسکو مفید عام سمجھ کر اطلاع عام کے واسطے اپنے اخبار میں چھاپ دیں فقط مرقوم ۲۹ مئی ۱۸۸۰ء

جناب مستطاب معلے القاب سکرٹری آف سٹیٹ کے ارشاد کے موجب قواعد فروخت و ٹھیکہ آراضیات واقعہ ملک پنجاب میں بدیں غرض ترمیم کی گئی ہے کہ گورنمنٹ کو پیداوار کانہائے پر بالتخصیص استحقاق حاصل رہے پس بموجب ضمن ۳ ضمیمہ اول قواعد فروخت اراضی میں یہہ شرط درج کی گئی ہے کہ کل کانیں و دھاتیں و کوئلے و زرکشی و کانہائے کنکر و سنگ گورنمنٹ کی ملکیت رہینگی اور اراضی بموجب ضمن ۲ (ا) ضمیمہ دویم کی فروخت ہوگی جسکے رو سے کل کانیں اور دھاتیں و کوئلے و زرکشی و کانہائے کنکر و سنگ جو اندر یا زیر اراضی مذکور کے ہوں فروخت سے مستثنا ہونگی اور گورنمنٹ اور اسکے جانشینوں اور منتقل علیہم کو کامل استحقاق رہیگا کہ اُس اراضی کے کسی حصہ میں کسی وقت داخل ہوں اور کل ایسے امور اور افعال عمل میں لاویں جو اس اراضی کے اندر یا نیچے ایسی کانوں یا کوئلہ یا زرکشی یا کانہائے کنکر و سنگ کے تلاش کرنے اور کھودنے یا اُنکے نزدیک پہونچنے اور اُٹھا لیجانے کیواسطے ضروری اور مناسب معلوم ہوں ان اغراض کے لئے اُس جگہہ اراضی مذکور کے سطح کے نیچے کوئی مستقیم یا ترچھا ستون اُس سطح کے سہارے کے واسطے یا اس عمارت کے سہارے کے واسطے جو اسوقت اُس جگہہ پر بنی ہوئی ہو قایم رکھنا لازم نہ ہوگا البتہ گورنمنٹ ان حقوق کے نفاذ سے جو ان قواعد کے رو سے اُسنے اپنے اختیار میں رکھے ہیں جو نقصان خرید کنندہ اراضی یا اُسکے ورثا وغیرہ کو یا ان اشخاص کو جنکو اُسنے یا اُسکے ورثا نے اراضی ٹھیکہ پر دی ہوئی ہو یا اُسکے مزارعوں کو ہوگا نسبت اُسکے واجبی معاوضہ دیگی) اور یہی فقرہ انتقال نامہ اراضی مشمولہ قواعد فروخت اراضی مندرج کیا گیا ہے جسمیں یہہ بھی تشریح کی گئی ہے کہ گورنمنٹ یا کوئی انجنیر یا سرویر یا اجنٹ یا کاریگر یا افسر جسکو گورنمنٹ سے اختیار حاصل ہو مجاز ہوگا کہ اراضی فروخت شدہ کے کسی حصہ میں کسی وقت داخل ہو اور کل ایسے امور اور افعال عمل میں لاوے جو اُس اراضی کے اندر یا نیچے ایسی کانوں یا کوئلہ یا زرکشی یا کانہائے کنکر و سنگ کے تلاش کرنے اور کھودنے یا اُنکے نزدیک پہونچنے اور اُٹھا لیجانے کے واسطے ضروری اور مناسب معلوم ہوں اور جیسا اوپر لکھا گیا ہے گورنمنٹ یا اُسکے جانشین اور منتقل علیہم آراضی خرید کنندہ وغیرہ کو اس نقصان کے عوض معاوضہ دین جو اُن حقوق پر عملدرآمد کرنے سے عاید ہو -

اُن قواعد میں یہہ امر بھی درج کیا گیا ہے کہ اگر اراضی خرید کنندہ کے استحقاق ہائے تفویض کردہ کے بابت یا اُس معاوضہ کے بابت جو اُسکو واجب الادا ہو یا کسی اور معاملہ متعلقہ اراضی کی بابت تنازعہ پیدا ہو تو جو فیصلہ اُس بارہ میں جناب معلے القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر صادر فرماینگے وہ قطعی ہوگا اور اُسکی پابندی لازم آئیگی - ایسے ہی شرایط قاعدہ نمبر ۱۶ قواعد ٹھیکہ آراضیات افتادہ میں درج کی گئیں ہیں اور اُن قواعد میں قاعدہ نمبر ۳۲ کی ترمیم کی گئی ہے تا کہ پٹہ داران اراضی پر یہہ امر لازم آوے کہ جو جو ب مالکان اراضی سے اُن اضلاع میں وصول ہوتے ہیں جن میں وہ اراضی واقعہ ہے وہ ہر حالت میں اُن پٹہ داروں سے وصول کئے جایا کریں +

۲۹ اپریل ۱۸۸۰ء

لودیانہ

سنا جاتا ہے کہ لودیانہ میں ایک شخص کے ہفتہ حال میں ایک لڑکی کے لئے دو براتیں آئیں اور وجہ یہہ مشہور ہے کہ لڑکی والے نے ایک جگہہ سے پانصد روپیہ لیکر وعدہ کیا کہ میں تمہارے لڑکے سے اپنی لڑکی کی شادی کر دونگا اور اسی طرح دوسری جگہہ سے مبلغ سات سو روپیہ لیکر اُس سے بھی وعدہ مندرجہ بالا کیا اور یہانتک نوبت پہنچی کہ ہفتہ حال میں دونوں جگہہ سے براتیں بیاہنے کیواسطے چلی آئیں - یہاں پر لالہ جی کی لڑکی ایک ہی تھی اور نوشہ دو پہنچے جب براتیں پہنچیں تو برادری نے جمع ہوکر آپسمیں مقدمہ کیا اور بیٹی والے کو بڑی ہی لعن طعن کی آخر کار یہہ امر قرار پایا کہ جس سے پانصد روپیہ لیا ہے وہ واپس کیا جاوے اور جسکے سات سو روپیہ ہیں اُسکو بیٹی دیجاوے - چنانچہ وہ برات پانصد روپیہ لیکر نوشہ کی بغل میں تھیلی دیکر چلی گئی - افسوس - اگر یہہ بات سچ ہے تو نہایت ہی افسوس کی بات ہے کہ ایک لڑکی کے اوپر دو نوشہ آویں اور ایک خالی جاوے اور ایک بیاہ کر لیجاوے +

بڑی گرما گرمی سے یہہ خبر سنی جاتی ہے کہ بہت جلد لودیانہ سے فیروزپور تک ریل بننی شروع ہوگی اور گورنمنٹ سے اس ریل کی منظوری آگئی ہے +

ہمنے سنا ہے کہ جناب مہاراجہ صاحب بہادر والئے جیند عالیجاہ لودیانہ سے جیند تک پختہ سڑک تیار کرانے والے ہیں چنانچہ اسبارے میں ایک چٹھی ہمارے جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو بھی انہوں نے لکھی ہے لودیانہ سے جیند تک بھی رستہ بہت عمدہ ہوجائیگا +

اعلان

ناظرین باتمکین اور اُنکے مہربان کارسپانڈنٹ صاحبان کو بذریعہ اشتہار اعلان دیا جاتا ہے کہ آئندہ اگر کسی صاحب کو مضامین برائے اندراج اخبار نور افشاں ارسال فرمانا یا اڈیٹوریل خط و کتابت کرنا منظور ہو تو اسسٹنٹ اڈیٹر مسٹر ایم - ویلی صاحب سے مشن پریس لودیانہ کے نام پر کریں البتہ روپیہ و پیسہ کا حساب و کتاب متعلقہ اخبار ابھی میری تحویل میں ہے سو اسبارے میں ہر ایک صاحب کو مجھ سے مخاطب ہونا چاہئے اگر نور افشاں کے نامہ نگاران اپنے اپنے مکتوب الیہ کو پہچان کر بہ ترتیب خط و کتابت نہ کریں تو کاتب و مکتوب الیہ دونوں کو تکلیف دیگی اور اس صورت میں نور افشاں کا ذمہ وار ہونا سخت دشوار ہے +